بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ — ۲۸ تبوک ۱۳۴۲ھش ۹ جمادی الاوّل ۱۳۸۳ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء — نمبر ۲۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل صبح کے وقت حضور نے سر میں چکروں کی شکایت کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بھر چکروں کی تکلیف تو نہ ہوئی مگر عام ضعف کی شکایت رہی۔ اور اعصابی ضعف بھی رہا۔ رات نیند آگئی لیکن ٹھنڈک کی وجہ سے کسی قدر بے چینی رہی۔

احباب جماعت خاص تضرع کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

● ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ آپ کو بے چینی اور ضعف کی شکایت ہے۔

احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مؤمن کئی قسم کے ہوتے ہیں ظالم، مقتصد اور سابق بالخیرات

ظالم سے مراد نفسِ امّارہ والے، مقتصد سے مراد نفسِ لوّامہ والے اور سابق بالخیرات سے مراد نفسِ مطمئنہ والے ہیں

"بعض لوگ ولمن خاف مقام ربہ جنتان کی ہلالت کے معارض ایک حدیث پیش کیا کرتے ہیں الدنیا سجن للمومن۔ اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ مومن کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے ہیں اور یہ (دنیا کی) تکالیف نفس لوامہ تک ہی ہوتی ہیں کہ اس میں انسان کے ساتھ کشاکش نفس امارہ کی ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ راحت اور آرام کی یہ بات اختیار کر۔ اور لوامہ نہ نہیں کرتا۔ اس وقت انسان مجاہدہ کرتا ہے اور نفس امارہ کو زیر کرتا ہے اور اسی طرح جنگ ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ امارہ شکست کھاجاتا ہے اور پھر نفس مطمئنہ رہ جاتا ہے۔ یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ پ ۳۰ ع ۱۴ یعنی تو میری جنت میں داخل ہوجا اور اسی وقت ہوجا اور مومن کی جنت خود خدا ہے یعنی جب وہ خدا کے بندوں میں داخل ہوا تو خدا تو انہیں میں ہے اور وہ اس کے عباد میں آگیا تو اب اس حالت میں وہ سجن کہاں رہا؟ ایک مرتبہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک وہ تکالیف میں ہوتا ہے۔ جیسے جب کنواں کھودا جائے تو اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ پانی نکل آئے۔ مطمئنہ ہونا اصل میں پانی نکالنا ہے۔ جب پانی نکل آیا اب کھودنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس آیت میں ظالم سے مراد نفس امارہ والے اور مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے اور سابق بالخیرات سے مراد نفس مطمئنہ والے ہیں۔ پوری تبدیلی زندگی میں جب تک نہ آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے۔ جب یہ ختم ہوئی تو پھر دار النعیم میں آجاتا ہے۔"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

نمایاں کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ برادرم مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند عزیزم مرزا محی الدین صاحب ایم ایس سی ایم۔ ایس سی آنرز (ریاضی) کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۰۲۷ نمبر حاصل کر کے سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ عزیزم پچھلے سال بھی یونیورسٹی میں اول رہے تھے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بناوے اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین

خادم عبداللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ

ہفتہ تحریک جدید۔ یکم تا ۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء

تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے پیشتر اس کے کہ نئے سال کی ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر آپڑیں ہمیں سال رواں کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی سعی بلیغ کرنی چاہیئے۔ اس غرض کے لئے یکم تا ۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کیا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء

واللہ لا یحب الفساد

فتنہ و فساد کی قرآن کریم نے اتنی مذمت کی ہے کہ کہنا چاہیئے کہ اسلام کی ضد فتنہ و فساد ہی ہیں یعنی جہاں اسلام ہوگا وہاں فتنہ و فساد نہیں ہوں گے اور جہاں فتنہ و فساد ہوں گے وہاں اسلام نہیں ہوگا۔ قرآن کریم میں فساد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

واللہ لا یحب الفساد (بقرہ ۲۰۶)

یعنی فساد کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اب ظاہر ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا وہ انتہائی بری چیز ہوگی ورنہ اگر فساد میں کچھ بھی خیر کا شائبہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی استثناء فرما دیتا۔

پھر فتنہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

۱۔ الفتنۃ اشد من القتل

(بقرہ ۱۹۲)

۲۔ الفتنۃ اکبر من القتل

(بقرہ ۲۱۸)

یعنی فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہے اور قتل سے بڑا (جرم) ہے۔ اب قتل سے بڑھ کر گھناؤنا فعل اور کیا ہو سکتا ہے قتل کی سزا اسلام میں بھی قتل ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک انسان ناحق ایک دوسری جان کو مٹا دیتا ہے تو اس کی سزا فطرتاً قتل ہی ہو سکتی ہے یہ اور بات ہے کہ اسلام میں بعض استثنائی صورتیں بھی رکھی ہیں مگر یہاں ہم اس بات پر بحث نہیں کر رہے۔ یہاں جو بات ہم دکھانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام میں فتنہ کو قتل سے بھی بڑا اور شدید جرم قرار دیا گیا ہے جس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ فتنہ برپا کرنے والے کو قتل کی سزا سے بھی بڑھ کر سزا ملنی چاہیئے۔

فساد اور فتنہ میں باریک فروق ہوں گے مگر ہمارے مطلب کے لئے ان کو مترادف المعنی لینا ہی کافی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اور جو چیز قتل سے بھی بڑا اور شدید جرم ہے اپنی نوعیت میں یکساں حیثیت رکھتی ہیں۔

اب سوچنا چاہیئے کہ فتنہ و فساد کیوں اتنے شدید جرم قرار دئے گئے ہیں اور انہیں قتل سے بھی بڑا بنایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک شخص کے قتل سے معاشرہ کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا کہ فتنہ و فساد سے پہنچتا ہے۔ پس جب کوئی شخص کسی دوسرے کو قتل کرتا ہے تو اکثر وہ فوری جذبات کے زیر اثر کرتا ہے ایسی حالت میں وہ کسی قدر معذور سمجھا جا سکتا ہے الا ماشاء اللہ اگرچہ قتل عمد کی تعریف یہی ہے کہ سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے ساتھ کسی کی جان لی جائے۔ ایسی صورت میں بھی جذبات ہی اپنا اثر دکھا رہے ہوتے ہیں کوئی پرانی دشمنی یا حسد اور لالچ محرک ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ فعل بڑی حد تک انفرادی حیثیت رکھتا ہے اور معاشرہ کو زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ ایک محدود حد تک ہی اثر انداز ہوتا ہے۔ عام معاشرہ تک اس کا اثر تو ضرور ہوتا ہے مگر یہ اثر براہ راست نہیں ہوتا۔

اس کے مقابلہ میں فتنہ و فساد عام حیثیت رکھتے ہیں ان سے قریباً تمام معاشرہ میں تہلکہ مچ جاتا ہے۔ یہاں پرانی دشمنی انفرادی عداوت یا حرص اور لالچ ایسے جذبات کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ فتنہ و فساد میں جو جان و مال کا نقصان ہوتا ہے وہ کسی کی خطا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ فتنہ و فساد میں معصوم جانیں ضائع ہوتی ہیں اور معصوموں کے مال کا ضیاع ہوتا ہے یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی زیادہ تشریح کی ضرورت ہو۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ فتنہ و فساد سے کسی قوم یا ملک کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ ہمارا ملک بھی اس کا نظارہ کئی بار دیکھ چکا ہے۔

آزادی کے وقت جو فسادات ہوئے تھے ابھی ان کو کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہوا ابھی شاید ننانوے فیصد لوگ زندہ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ان فسادات کی ہولناکیاں دیکھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بے گناہ اور معصوم عزیزوں کا ناحق خون بہتے دیکھا اور اپنے مکان اور جائدادیں جلتی اور مسمار ہوتی دیکھی ہیں۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب تو ابھی تازہ ہی ہیں۔ انکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

ظاہر ہے کہ جب فتنہ و فساد اتنا بڑا اور اتنا شدید جرم ہیں تو فتنہ و فساد کا آغاز کرنے والے لوگ ان کو ہوا دینے والے لوگ، کتنے شقی کتنے دشمن انسانیت کتنے ظالم ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فتنہ و فساد کی مذمت کرتے ہوئے کسی استثنائی صورت کو نہیں لیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک فتنہ و فساد کی کوئی وجہ ہی کیوں نہ ہو خواہ وہ فتنہ برپا کرنیوالوں اور فسادیوں کے نزدیک کتنی ہی حق پر کیوں نہ ہوں یہ وجہ بھی نفس فتنہ اور نفس فساد کی کراہیت کو ہرگز کم نہیں کرتی۔ مثلاً بعض لوگ عوام کو فتنہ و فساد کی طرف اس لئے رہنمائی کرنا جائز سمجھیں کہ عوام کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے یا ایک گروہ کو اس لئے اکسائیں کہ اس گروہ کے حقوق نظر انداز کئے گئے ہیں یا فلاں طرز عمل سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے یہ کوئی عذرات نہیں ہیں۔ اور ایک فہمیدہ اور سنجیدہ شہری اور حکومت کا فرض ہے کہ نفس فتنہ اور نفس فساد کی کراہیت کو مدنظر رکھے اور کسی وجہ کو ان کے جواز کے لئے دلیل نہ سمجھے بلکہ ہر صورت میں انہیں مٹانے کے لئے ذمہ داران نظم و نسق کا ساتھ دیں اور اس کی کوئی پرواہ نہ کریں کہ فتنہ و فساد کسی جائز شکایت کی وجہ سے شروع ہوا ہے اور جو لوگ فتنہ و فساد کے ذمہ دار ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں اس سے واضح ہے کہ تمام وہ افعال جو فتنہ و فساد کے مبادیات ہوں قابل نفرت ہیں اور ان کی آبیاری کرنے والے بھی اتنا ہی مجرم ہیں جتنے کہ فتنہ و فساد میں حصہ لینے والے۔

یہاں اس بات کی تشریح بھی کر دینا ضروری ہے کہ فتنہ و فساد کوئی انفعالی عمل کا نام نہیں ہے بلکہ ان حرکات کا نام ہے جن کو فتنہ و فساد کا نام دیا جاتا ہے۔ مثلاً یہ فتنہ و فساد نہیں ہے کہ ایک شخص ایسے خیالات رکھتا ہے جو عوام کو پسند نہیں ہیں یا ایسا لباس پہنتا ہے جو عوام کے نزدیک غلط ہے۔ اور یہ بھی فتنہ نہیں ہے کہ کسی ملک کا اقتدار غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے۔ البتہ دوسروں کے خیالات عقاید یا دیگر باتوں کی بناء پر اشتعال انگیزی کرنا مبادیات فتنہ و فساد میں داخل ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں مفتن کہلاتے ہیں اور ان کا جرم ایسا ہی جرم ہے جیسا کہ عملاً فساد میں حصہ لینے والوں کا۔

فتنہ و فساد کو ہوا دینے والے اکثر بڑی باریک چالیں چلا کرتے ہیں مثلاً مودودی صاحب نے فسادات پنجاب کے وقت اپنی ایک تقریر میں یہ کہا کہ اگر حکومت نے عوام کے مطالبات نہ مانے تو یہاں ہندو مسلم جیسے فسادات ہو جائیں گے۔ چنانچہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے مودودی صاحب کی اس تقریر کو فتنہ انگیزی کے تعلق میں بڑی اہمیت دی ہے ایک اور ایسے موقع کے متعلق فاضل ججوں نے تحقیقاتی رپورٹ میں لکھا ہے:۔

"جب جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے حکومت کی ان سر توڑ کوششوں میں جو وہ ۵ مارچ کو فسادات کے روکنے کے لئے کر رہی تھی کسی قسم کا تعاون پیش نہ کیا تو ہمارے نزدیک جماعت کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا بلکہ اس کے برعکس مولانا نے سرکشانہ رویہ اختیار کیا۔ تمام واقعات کا الزام حکومت پر عاید کیا اور فسادی عناصر کو "تشدد کا شکار" کہہ کر ان سے عام ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ گورنمنٹ ہاؤس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے ہم یہی اثر قبول کر سکتے ہیں کہ وہ پورے نظام حکومت کے انہدام کی توقع کر رہے تھے اور حکومت کی متوقع پریشانی اور درماندگی پر بغلیں بجا رہے تھے۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (اردو) صـ ۲۷۱)

جہاں فتنہ و فساد کو فرو کرنا حکومت کا فرض ہے وہاں حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ فتنہ و فساد کی مبادیات پر نگاہ رکھے اور ایسے لوگوں کو جو اشتعال انگیزی کر کے عوام کو فتنہ و فساد کی آگ میں جھونکتے ہیں انکا تدارک کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ کے ساتھ ہی قتال کا حکم دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عوام الناس کبھی خود بخود فتنہ و فساد برپا نہیں کرتے بلکہ ان کو ائمہ ہی اکساتے ہیں۔ اور جو قومیں تباہ ہوتی ہیں ان کی ذمہ داری قوم کے ایسے ہی مترفین پر عائد ہوتی ہے۔ ایسے لوگ ہی دراصل ملک و قوم کے سینے میں کینسر بن جاتے ہیں۔ یہی لوگ ملک میں تخریبی عناصر کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر عوام کے نازک جذبات سے کھیلنا ایک شغل سمجھتے ہیں۔

یہ لوگ نہ صرف ملک و قوم کے دشمن ہیں بلکہ اسلام کے بھی دشمن ہیں مگر حیرت ہے کہ اکثر ایسے لوگ اپنے آپ کو اسلام کا ستون خیال کرتے ہیں اور ان کو جو سزا ملتی ہے اس کو اپنے کمالات کا سرٹیفکیٹ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ فساد فی الارض اسلام کے نزدیک بدترین جرم ہے اور اس کی سزا قابل ترحم ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے فتنہ و فساد میں حصہ لینا بلا استثناء ایک ایسا جرم شنیع ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی وجہ جواز نہیں خواہ وہ وجہ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی حکومت بھی مسلمانوں کو اسلامی فرائض کی ادائیگی سے روکے تو اسلام کے نزدیک ایسی حکومت کے خلاف باغیانہ فتنہ و فساد برپا کرنا بھی

(باقی صفحہ ۷ پر)

مبارک تحریکِ دُعا کی برکات

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے معتمد صدر صدر انجمن احمدیہ

(۱)

قربان جائیں اس رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جس کی محبت کے شدید جذبہ سے سرشار ہو کر اس پر درود اور سلام بھیجنا بے حد برکتوں کا حامل اور بے حد فضلوں کا جاذب ہے۔ اسی کی برکت سے ایک مومن کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی بے انتہا عنایات نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ بے انتہا افضال کا وارث بنتا ہے۔ بلکہ اسی کے طفیل حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت کی وجہ سے وہ اللہ تعالےٰ کا محبوب بھی بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام الٰہی کے ذکر کے بعد کہ

صلّ علیٰ محمد واٰل
محمد سید ولد اٰدم
وخاتم النبیین

یعنی حضرت محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج جو آدم کے بیٹوں کے سردار اور خاتم الانبیاء ہیں فرماتے ہیں:۔

"یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا تعالےٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے:۔

بیچ محبوبے نہ ماند ہمچو یارِ دلبرم
مہر و ماہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم
آں کجا روئے کہ دارد ہمچو رویش آب و تاب
واں کجا باغے کہ مے دارد بہارِ دلبرم

اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ یہ وہی برکات ہیں۔ جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

—(۲)—

پچھلے دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے یہ تحریک فرمائی تھی کہ احباب جماعت میں سے کم از کم تین ہزار دوست یہ عہد کریں کہ متواتر ۴۰ دن تک اسلام کے غلبہ اور فتح اور حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے پُرسوز دعاؤں اور بالالتزام نماز تہجد کی ادائیگی کے علاوہ روزانہ کم از کم ۳۰۰ مرتبہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں گے۔ اس تحریک میں آٹھ ہزار کے قریب دوستوں نے باقاعدہ طور پر حصہ لیتے ہوئے اپنے نام بھجوائے۔ ان کے علاوہ ہزاروں دوست ایسے بھی ہیں جو کسی مجبوری کی وجہ سے نام تو نہیں بھجوا سکے۔ مگر وہ ان دعاؤں میں شریک ضرور رہے۔ اور جماعت کے کمسن بچوں نے بھی اور نہیں تو کم از کم درود شریف کے ورد کے نیک کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی تعداد میں حصہ لیا۔ ان میں سے بعض نے تو ۳۰۰ پر اکتفا نہیں کی۔ اس سے بہت زیادہ تعداد میں درود شریف پڑھتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ شدید عشق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدولت ہمیں نصیب ہوا۔ جن آمد کی ایک اہم غرض یہ تھی کہ وہ خدا کے فضل سے ایک ایسی روحانی جماعت پیدا کریں جو صحیح معنوں میں عاشقِ رسول ہو۔ اور جس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور للہیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرے۔ ایک عظیم تبدیلی جو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا باعث ہو۔ اس کے بے شمار فضلوں کی جاذب اور اس کی بے انتہا برکتوں کی حامل مبارک تحریک دعا نے احباب جماعت کو اس نیک کام کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور اس میں یکسر منہمک کر دیا۔ اس طرح کہ وہ اکثر شب و روز دعاؤں میں مصروف رہے۔ اس بابرکت تحریک دعا میں شریک دوستوں کی اکثریت نے خدا کے فضل سے اپنے اندر ایک نیک تبدیلی محسوس کی۔ اور خدا کی یاد میں محویت۔ ذکر الٰہی سے شغف۔ درود شریف میں انہماک اور نوافل اور دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے دل دھل گئے غفلت اور سستی دور ہو گئی۔ اور ان میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی اور للہیت اور خدا ترسی کے جذبہ سے سرشار ہو کر خدا کے فضل سے انہوں نے خدمت دین کے لئے اپنے دل میں شدید تڑپ محسوس کی۔

تحریک دعا کے دوران بہت سے دوستوں کی طرف سے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں خطوط موصول ہوئے جن میں انہوں نے اس تحریک کے بابرکت ہونے کی گواہی دی۔ اور اس امر کا اعتراف کیا کہ یہ تحریک ان کے لئے اور جماعت کے لئے خدا کے بہت سے فضلوں کو کھینچنے کی باعث ہوئی انہوں نے ذاتی طور پر اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کے نور کو جلوہ گر دیکھا۔ اور یہ محسوس کیا کہ وہ روحانی دوڑ میں روز بروز خدا تعالےٰ سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں چنانچہ ایک صاحب نے اپنے خط میں لکھا۔

"آپ کی تحریک مبارک جاری کردہ ایک شیریں نہر روحانی جس میں سے گزرتے آج تیسواں روز ہوا بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے پُر۔ مایوسیوں کو دور کرنے والی صبر اور شکر کی طاقت دینے والی غموم و ہموم کے بادلوں سے باسلامت پار اتارنے والی ثابت ہوئی۔ ..... درود شریف پڑھنے کا حکم بیعت فارم میں موجود ہے۔ اور ہر احمدی پر یہ فرض ہے مگر میں بیعت کے بعد بھی صرف نماز میں درود پر اکتفا کرتا رہا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے بے شمار فضلوں کا وارث بنائے۔ آپ نے ایسے وقت یہ تحریک فرمائی کہ نہ صرف حضور اقدس کی صحت اور اسلام کی ترقی ہی اس سے معلوم و مشہود ہوئی بلکہ اس کا یہ اثر ہوا کہ خود مجھے اس نورانی عالم میں لے گئی۔ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنی نوع بشر کو لانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ میں سچ سچ عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس کا ایک بھاری فائدہ یہ ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کلام اللہ

امتحان رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

۶؍اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا

امتحان رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے متعلق نظارت ہذا نے ۲۶؍جون کے الفضل میں اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد متعدد اعلانات بطور یاد دہانی کئے گئے۔ اب ۶؍اکتوبر کی تاریخ قریب آ رہی ہے۔ یہ کتاب ساری جماعت کے لئے بطور نصاب مقرر کی گئی تھی۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ ۶؍اکتوبر کے امتحان کے پرچے بھجوا دیئے جائیں گے۔ اگر کسی جماعت میں امیدوار زیادہ ہوں تو امتحانی پرچہ لکھوا دیا جائے اور امیر جماعت یا صدر جماعت نگرانی کریں اور جوابی پرچہ جات کو بحفاظت مرکزی دفتر میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

کا رتبہ معلوم ہؤا۔ عشق جس کا نام ہے اور معشوق جس کی شہرت ہے اس کا آج تک پتہ ہی نہ تھا۔ میں اپنے تصورات کی بھول بھلیوں میں چکر کاٹ رہا تھا کہ اچانک یوں ہؤا کہ خدا کے مامور کے فرزند کی ایک پاک مطہر تحریک سے قلب عشق کے راز سے یوں آشنا ہو گیا جیسے کسی اندھے کو روشنی کی کرن نظر آجائے اور وہ پھڑک اٹھے۔

اس عرصہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق استاذی المعظم حضرت علامہ محدث سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ سے ملاقات ہوئی۔ میں وہ نور اور اس کی چمک اس کی پر محبت نظر چشم پرنم دل سوزاں سر فراق آنحضرت صلعم کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ مبارک ہو آپ کو صد مبارک یہ تحریک آپ کے لب مبارک سے ظاہر ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔۔۔۔ ماہ رواں میرے لئے ایک بے حد تکلیف دہ شکل لے کر چڑھا تھا جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہ تھی ساتھ ہی آپ کی تحریک مبارک جاری ہو گئی۔ وہ غم اور کرب و قلق اور اضطراب جاتا رہا۔ الحمد للہ!

صاحبِ موصوف دل کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ٹوٹے پھوٹے فقرات کی تہ میں جذبات کی شدت اور تلاطم کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے گا جس کا نقشہ کھینچنے کے لئے ان کے پاس مناسب الفاظ نہیں ہیں۔ یہی کیفیت خدا کے فضل سے اس بابرکت تحریک میں شریک ہونے والے اکثر دوستوں کی ہے مگر زبان میں یارا نہیں کہ دلی جذبات کا پوری طرح اظہار کر سکے۔ اور قلم میں طاقت نہیں کہ نہاں در نہاں دلی احساسات کا نقشہ کھینچ سکے۔ عاشق صادق اپنا سینہ چاک کر کے اپنے رب کے حضور پیش کر دیتا ہے اور اس محبوب شغل میں اسے جو لذت آتی اور جو لطف حاصل ہوتا ہے اسے وہی جانتا ہے۔ وبس۔ اللّٰھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

—(۳)—

عالم الغیب خدا جانتا تھا کہ کفر و الحاد کے اس دور میں یہی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو میری پرستار ہے یہی ایک ننھی سی جماعت ہے جس نے اس زمانہ میں اسلام کی خدمت اور اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے کا عہد کر رکھا ہے جو اس کے فضل سے اس کے لئے رات دن کوشاں ہے مگر اللہ تعالےٰ اس چھوٹی سی جماعت کی کمزوریوں سے بھی خوب واقف تھا۔ اس کے عجز اور بے بسی کا بھی اسے علم تھا۔ اس لئے اس نے عین اس وقت جبکہ اللہ کے ناچیز بندوں کی یہ جماعت ایک عظیم صدمہ سے دوچار ہونے کو تھی ایک مردِ مجاہد سے درود شریف دعاؤں اور نوافل کی یہ تحریک جاری کروا دی اور پھر اسے شرف قبولیت بخشتے ہوئے عز و جل خدا نے اس تحریک میں حصہ لینے والے اپنے ناتواں بندوں کی خوابوں، رویاء، کشوف اور الہامات کے ذریعہ ڈھارس بندھائی انہیں ہمت دی انہیں طاقت دی اور ان کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی فتح و غلبہ کے یقین سے معمور کر دیا۔

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ ہم میں سے ہر شخص خدا کے فضل سے یہ محسوس کرنے لگا کہ دنیا میں اسلام انشاء اللہ غالب ہو کے رہے گا۔ کیا ہؤا جو چاروں طرف کفر و الحاد کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں رکیا ہوا۔ جو چاروں طرف سے دشمن اسلام پر حملہ آور ہے اور یہ چھوٹی سی جماعت جو اسلام کی مدافعت کے سینہ سپر ہے۔ بے سرو سامان ہے۔ اسلام اور احمدیت کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ قادر و توانا خدا ہے اس کے سامنے یہ گھٹائیں بے حقیقت ہیں۔ اور یہ حملے حقیر ہیں۔ عین اس وقت جبکہ اس جماعت کے دل اس یقین محکم سے لبریز تھے کہ اس کشتی کا ناخدا خود خدا ہے جو اسے یقیناً پار لگائے گا۔ اسے ایک صدمہ عظیم سے دوچار ہونا پڑا۔ ایک بھنور کا سامنا ہؤا۔ مگر اسی یقین محکم کی بدولت۔ خدا پر اسی توکل اور اعتماد کی بدولت جو تحریک دعا میں شمولیت کے دوران خدا کے فضل سے دلوں میں تازہ ہو چکا تھا جماعت نے اس صدمہ عظیم کو بڑی ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔ بڑے صبر کے ساتھ سہا اور اپنے پاؤں میں ذرہ بھر لغزش نہ آنے دی۔ فالحمد للہ علٰی ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم عاجزوں پر رحم فرماتے ہوئے ہاں دنیا پر رحم فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو شفائے عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور اس دنیا کے لئے باعثِ رحمت وجود۔ خدا کی رحمت کے نشان کو تا دیر سلامت رکھے۔ یہاں تک کہ کفر و الحاد کی فوجیں میدان چھوڑ جائیں اور اسلام دنیا میں غالب آجائے۔ آمین یارب العالمین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

خاکسار

محبوب عالم خالد

معتمد صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

(۲۵ ستمبر ۶۳ء)

لیڈر —— بقیہ صفحہ ۲

جائز نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ اس ملک سے ہجرت کر جانے کا حکم ہے۔ کیونکہ فتنہ و فساد بنانا ایک شنیع فعل ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی لئے مبادیات فتنہ و فساد بھی شنیع فعل ہیں اور اسلام ہڑتالوں وغیرہ کی بھی اجازت نہیں دیتا کیونکہ یہ عملاً فتنہ و فساد کا باعث بنتی ہیں۔ اسلام تمام اختلافات کو افہام و تفہیم سے طے کرنے کی تلقین کرتا ہے اور اگر عوام الناس کو یا کسی گروہ کو شکایت ہو تو اسے نہایت پرامن طریقے سے فیصلہ کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ الغرض دنیا میں کوئی بھی ایسی وجہ نہیں ہے جو ملک میں یا معاشرہ میں فتنہ و فساد کے لئے باعث جواز ہو۔ ہر شکایت کے متعلق قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے مگر عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی نہ تو حکومت اجازت دے سکتی ہے اور نہ اسلام ہی اس کا موید ہو سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی برائی نہیں ہے جو صلح صفائی سے دور نہیں ہو سکتی۔

درخواست دعا

میرے محترم چچا چوہدری عبد الغنی صاحب بھٹہ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے جگر کا پھوڑا بتایا ہے احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

(حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید ربوہ)

نظامِ وصیت نے جنّت کو ہمارے قریب کر دیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذراسی غفلت اور ذراسی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔"

غیر موصی اصحاب حضور کے اس ارشاد پر توجہ فرمائیں اور جلد تر نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنی آخری آرامگاہیں مخلصین کے ساتھ بنانے کی فکر کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

ایجنڈا ہفتہ تحریک جدید

یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر

۱۔ تحریک جدید کے سال رواں (جو ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے) کی ذمہ داریوں سے آپ کہاں تک عہدہ برآ ہو سکتے ہیں؟

۲۔ نئے سال کے لئے آپ کیا عزائم رکھتے ہیں؟

ان مسائل پر غور کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر کے عرصہ میں ہفتہ تحریک جدید منایئے اور نتائج سے دفتر ہذا کو مطلع فرمایئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حقیقت صلیب

"یسوع مسیح" کی تین مزعومہ خصوصیات اور انجیل

(مکرم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ ملتان)

رسالہ مسیحی خادم ستمبر ۱۹۶۳ء میں "حقیقت صلیب" کے عنوان سے ایک مشہور مسیحی عالم کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے:-

"انجیل مقدس میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تین امتیازی خصوصیات کا الہامی بیان پایا جاتا ہے یعنی
(۱) آپ کی اعجازی پیدائش
(۲) صلیبی موت
(۳) اور آپ کا موت پر فتح پا کر تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھنا کلمۃ اللہ کے تجسم کا حقیقی مقصد صلیبی موت تھا اور آپ کا مردوں میں سے جی اٹھنا اس مقصد کی تکمیل تھا!"

پہلی امتیازی الہامی خصوصیت بائیبل کے بیان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کا ہی امتیاز نہیں ہے بلکہ اس خصوصیت میں حضرت آدم علیہ السلام مسیحؑ کے برابر کے شریک بلکہ بے ماں اور بے باپ ہونے کی وجہ سے زیادہ نمایاں اور امتیازی شان رکھتے ہیں۔ مقالہ نگار کو آدم علیہ السلام کے متعلق بائیبل کی اس تعلیم اور خصوصیت کا بہرحال علم ہوگا کیونکہ ایسے مشہور امر کا ان کی نگاہ سے اوجھل رہنا ناممکن ہے مزید برآں انجیل تو ہمیں ایک اور ایسے شخص کا بھی پتہ دیتی ہے جو مسیحؑ کی طرح صرف بے باپ ہی نہیں تھا بلکہ بے ماں بے باپ اور بے نسب نامہ تھا۔ چنانچہ لکھا ہے

"یہ ملک صدق سالم کا بادشاہ خداتعالے کا کاہن ہمیشہ کاہن رہتا ہے جب ابرہام بادشاہوں کو قتل کر کے واپس آتا تھا تو اس نے اس کا استقبال کیا اور اس کے لئے برکت چاہی۔ ... یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کا مشابہ ٹھہرا۔"

(عبرانیوں $\frac{۷}{۱-۳}$)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام کو اگر بے باپ پیدا ہونے کی وجہ سے ہی کوئی نمایاں امتیازی مقام مل سکتا ہے تو ملک صدق سالم اس سے زیادہ مقام کا مالک اور افضل ہوگا کیونکہ وہ نہ صرف بے باپ بلکہ بے ماں اور بے نسب نامہ ہے اور خود انجیل کے اعتراف کے مطابق خدا کے بیٹے کے مشابہ" بھی۔ پس پادری صاحب کی بیان کردہ اس "الہامی امتیازی" خصوصیت میں مسیح علیہ السلام کے علاوہ اور افراد بھی شامل ہیں اسلئے بہرصورت یہ مسیحؑ کا کوئی امتیاز نہ رہا

اسجگہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کیا محض بے باپ پیدا ہونا کوئی فضیلت اور فخر کی بات ہے کیا بائیبل میں کوئی ایسی واضح اور غیر مبہم تعلیم موجود ہے کہ بے باپ کے بیٹے کو "ابن اللہ" اور اقنوم ثانی" تسلیم کیا جائے۔ بائیبل میں کنواری کے ہاں بیٹا پیدا ہونے کا ذکر تو ضرور ہے۔ لیکن اس کی کوئی غیر معمولی صفات بیان نہیں کی گئیں پھر اس مخصوص کنواری کے بیٹے کی علامت تو یہ تھی کہ وہ اس کا نام "عمانوایل" رکھے گی اور ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام کا نام آپ کی والدہ محترمہ نے "عمانوایل" نہیں رکھا تھا۔ پھر اس جگہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس پیشگوئی میں جس عبرانی لفظ کا ترجمہ "کنواری" کیا گیا ہے۔ اسی لفظ کا ترجمہ دوسرے مقامات پر "نوجوان عورت" کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ پیشگوئی مبہم اور بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ دنیا میں کسی ایسے کنواری کے بیٹے کا کوئی وجود نہیں جس کا نام اس نے عمانوایل رکھا ہو۔

دوسری الہامی خصوصیت اور امتیاز حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت بیان کی گئی ہے لیکن مذکورہ مضمون میں اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش تک نہیں کی گئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعی صلیب پر فوت ہوئے تھے جہاں تک محض اس مخصوص نوعیت کی موت کا تعلق ہے۔ یہ امتیاز تو ان دو چوروں کو بھی حاصل ہے جو مسیح علیہ السلام کے ساتھ صلیب پر لٹکائے گئے تھے اور جن کی صلیبی موت بہرحال مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے زیادہ یقینی اور واضح طور پر انجیل میں بیان ہوئی ہے۔ پھر یہ ایک ایسی خصوصیت ہے کہ اگر حضرت مسیحؑ میں متحقق بھی ہو تو خود بائیبل کی تعلیم کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کے تمام دعاوی باطل (نعوذباللہ) ٹھہرتے ہیں کیونکہ اس قسم کی موت کو جھوٹوں اور ملعونوں کی خصوصیت بتائی گئی ہے نہ کہ خدا کے راستبازبندوں کی جیسا کہ استثناء $\frac{۲۱}{۲۳}$ میں لکھا ہے "جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے۔"

بائیبل کے مندرجہ بالا بیان کے مطابق یہ کوئی ایسی خصوصیت نہیں ہے جسے فخر سے پیش کیا جائے اسے بیان کرنے اور ظاہر کرنے سے تو اس کا چھپانا زیادہ بہتر ہے

مقالہ نگار نے بائیبل سے ناواقفی کا ثبوت بہم پہنچاتے ہوئے لکھا ہے کہ

"صلیب دینے والے اور بھی حاکم تھے نہ کہ یہود!"

صلیبی موت سے متعلق بیانات تو پادری صاحبان کو ازبر ہوتے ہیں تعجب ہے کہ انہیں کیوں یہ یاد نہ رہا کہ انجیل تو یہ بتاتی ہے کہ رومی حاکم پیلاطوس ہر موقعہ پر مسیح علیہ السلام کی جان بچانے کی کوشش کرتا رہا تھا۔ لیکن یہودی فریسی اور کاہن اس کی کوئی پیش نہ جانے دیتے تھے جس پر بالآخر تنگ آکر "اس نے اس کو ان کے حوالہ کیا تاکہ مصلوب کیا جائے" یوحنا $\frac{۱۹}{۱۶}$ پھر لکھا ہے:-

"مگر وہ (یہودی) چلا چلا کر سر ہوتے رہے کہ اسے صلیب دی جائے اور ان کا چلانا کارگر ہوا" لوقا $\frac{۲۳}{۲۳}$۔ اس مقام پر بھی یہودیوں کو ہی واقعہ صلیب کا محرک اور سبب قرار دیا گیا ہے اس کے علاوہ متی $\frac{۲۷}{۲۵،۲۴}$ میں لکھا ہے

"جب پیلاطوس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا اور الٹا بلوہ ہوتا جاتا ہے تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں تم جانو۔ سب لوگوں نے جواب میں کہا اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر"

اس جگہ یہودی حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے کی ساری ذمہ داری اور گناہ اپنے سر لے رہے ہیں لیکن پادری صاحب محض قرآن مجید کی مخالفت اور حق پوشی کی غرض سے یہودیوں کے وکیل بن کر ان کے سر سے گناہ کی ذمہ داری کو دور کرنے کے درپے ہیں۔ یہ بات ناقابل فہم ہے کہ اگر واقعی طور پر یہودی مسیح علیہ السلام کے صلیب دینے پر سے بری الذمہ تھے تو صدیوں سے یہود دشمنی کی وجہ کیا ہے؟

جہاں تک مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کا تعلق ہے اور اسے الہامی امتیاز بتایا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ بھی کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے بلکہ خود انجیل سے یہ امر عیاں ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے ورنہ کیا وجہ ہے کہ:-

۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں جب کہ دونوں چوروں کی ہڈیاں توڑی گئیں جو حضرت مسیحؑ کے ساتھ ہی صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔

۲۔ خود حاکم نے اتنی جلدی مرنے کی خبر پر تعجب اور حیرانگی کا اظہار کیا

۳۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم مبارک سے واقعہ صلیب کے بعد خون بہہ نکلا

۴۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے مختلف لوگوں سے ملاقات کی اور یہ شک ہونے پر کہ آپ جسمانی طور پر زندہ نہیں ہیں۔

۵۔ اپنے زخموں کے نشان دکھلائے

۶۔ اور کھانا کھایا

۷۔ اور ان امور کو پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی۔

یہ اور اس قسم کے متعدد دوسرے انجیلی اور تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ صلیب سے اترنے کے وقت حضرت مسیح علیہ السلام زندہ تھے اور بعد میں لوگوں سے ملاقات کرتے اور اپنے مشن کی تکمیل میں مصروف رہے

جب یہ دوسرا مزعومہ الہامی امتیاز ہی آپ میں ثابت اور متحقق نہیں ہے تو تیسرے امتیاز کو ثابت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کی اصلیت اور حقیقت بیان کر کے مسیحی ایمان کی بنیاد پر کاری ضرب" لگائی ہے اس لئے پادری صاحبان نے جو اپنے بعض شکوک اور عبارتوں کے لفظ پر اختلاف درج کئے ہیں ان کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بہت کافی ہے کہ

"خداتعالے کے فضل و کرم سے اور مخالفوں کو ذلیل کرنے کے لئے اور اس راقم کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جو سری نگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔"

(راز حقیقت صفحہ ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی قبر کے متعلق جو باتیں عیسائی مسلمات کے مطابق تحریر فرمائی ہیں ان پر خوش ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ یہ تاویلات اس حالت میں ہیں کہ ہم ان عبارتوں (انجیل کی باہم مختلف عبارتیں) کو صریح اور غیر محرف قبول کریں لیکن اس قبول کرنے میں بڑی دقتیں ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹)

اس جگہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ واقعہ صلیب کے متعلق انجیل نویس (باقی صفحہ ۶ پر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۱۶۱ - مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ربوہ ۱۰-۰۰

۱۶۲ - احباب جماعت احمدیہ سنت نگر لاہور بذریعہ مکرم میاں چراغ دین صاحب ۳۰-۰۰

۱۶۳ - مکرم چوہدری غوث محمد صاحب جھنگی امام شاہ ۱۲-۰۰

۱۶۴ - احباب احمدیہ ایبٹ آباد بذریعہ مکرم محمد اعظم صاحب ۱۰-۰۰

۱۶۵ - محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ چک ۳/۵۳ ضلع شیخوپورہ ۱۵-۰۰

۱۶۶ - احباب جماعت احمدیہ جھنگ صدر بذریعہ مکرم ایم بی احمد صاحب ۳۱-۵۰

۱۶۷ - " " " آمنہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم منشی محمد الدین صاحب ۲۳-۱۲

۱۶۸ - " " " سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب ۷۴-۰۰

۱۶۹ - " " " سیالکوٹ بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب خضر سنوری ۵۱-۵۰

۱۷۰ - مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب پنڈ دادنخان ضلع جہلم ۴۵-۰۰

۱۷۱ - دکانداران گولبازار ربوہ بذریعہ مرزا عبد الحق صاحب شاگرد وقف زندگی ۴-۵۷

۱۷۲ - مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی انسپکٹر وقف جدید ۱۲-۰۰

۱۷۳ - مکرم ملک اللہ دتا صاحب مرحوم بذریعہ محترمہ غلام جنت صاحبہ چنیوٹ ۱۰-۰۰

۱۷۴ - مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب پنڈ دادنخان ضلع جہلم ۵۰-۰۰

۱۷۵ - مکرم جناب فضل الرحمان صاحب سرگودھا ۱۵-۰۰

۱۷۶ - مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب منٹگمری شہر ۲۰-۰۰

۱۷۷ - مکرم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب مرحوم ۷۲-۱۳

۱۷۸ - فضل ٹرانسپورٹ پتوکی بذریعہ اکرم چوہدری غلام رسول صاحب ۱۵۰-۰۰

۱۷۹ - محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ بنت شیخ عبد الرحیم صاحب بھیری شاہدرہ ۱۰-۰۰

۱۸۰ - احباب جماعت احمدیہ کیمبل پارک لاہور بذریعہ مکرم علی محمد صاحب ۲۶-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

سالانہ اجتماع کے مبارک ایام پھر قریب آ رہے ہیں۔ امید ہے احباب نے ابھی اس میں شمولیت کے لئے تیاریاں شروع فرما دی ہوں گی۔ اور کام کی رفتار کو بہت تیز کر دیا ہوگا خصوصیت سے چندہ سالانہ اجتماع کی فراہمی اور ترسیل کی طرف غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہے تاکہ متعلقہ انتظامات کما حقہ طور پر سر انجام دئے جا سکیں۔ جزاکم اللہ

(نائب قائد مال)

درخواست ہائے دعا

۱ - میرے مرحوم بھائی ملک عبد الرحمان صاحب کا پوتا عمر ۸ سال نعیم اللہ ابن حمید اللہ ملک ۱۳/۹/۶۳ کو اوپر کی منزل کی چھت سے گر پڑا۔ سر میں نہایت شدید چوٹ آئی بچہ ابھی تک بے ہوش ہے۔ سب بہن بھائیوں کی خدمت میں اس بچہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست کرتا ہوں۔

(خاکسار محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲ - مکرم عنایت اللہ خان صاحب عرصہ سے پشاور میں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں مولا کریم خان صاحب کو کامل تندرستی عطا فرمائے۔ آمین

(ابنِ تنویر احمد - محلہ دار الرحمت - ربوہ)

گمشدہ رقم

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحبؓ کے جنازہ والے دن ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دار الرحمت وسطی کے پانچ نوٹ دس دس روپے کے کہیں گر گئے۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں۔ ان کو بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں

احمدی تاجران کیلئے ایک مخلص دوست کا قابل تقلید نمونہ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ

"اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈھاکہ، کراچی اور پنجاب میں بیس تیس تاجر ایسے ہیں جو ایک وقت میں پندرہ پندرہ بیس بیس ہزار چندہ دے سکتے ہیں"

چنانچہ ہمارے مخلص دوست مکرم الحاج ایم اے خورشید ایران ٹریڈ سنٹر فاطمہ بلڈنگ کھوری گارڈن کراچی نے اپنے آقا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک پر لبیک کہتے ہوئے ممالک بیرون میں ایک مسجد تعمیر کے حصہ کا بوجھ برداشت کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ اس مد میں آنمکرم اب تک سات ہزار روپیہ ادا فرما چکے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس تحریک میں کراچی کے مکرم ڈاکٹر ایم۔ ایس انصاری صاحب اور ایک اور دوست بھی شامل ہیں۔ جو اپنا نام نہیں ظاہر کرنا چاہتے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ہر سہ اصحاب رفتہ رفتہ عہدیدار ہونے کی سعی فرما رہے ہیں۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم خورشید صاحب کو اور دیگر دوستوں کو جو اس تحریک میں شامل ہیں اپنے پاکیزہ عزم میں کامیاب فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ نیز کراچی۔ ڈھاکہ اور پنجاب میں ایسے مخلص تاجر پیدا فرمائے جو ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کے لئے اپنے عزیز اموال اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ اب بہت قریب آ گیا ہے۔ لہٰذا اب چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ درکار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے ضروری اشیاء خرید کی جا رہی ہیں۔ اور دوسرے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔ چونکہ جلسہ سالانہ کے ہر قسم کے اخراجات چندہ جلسہ سالانہ کی مدد سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔ اسلئے تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ اب اس چندہ کی وصولی میں کسی قسم کی مزید دیر روا نہ رکھی جائے اور پوری توجہ اور محنت سے تمام احباب سے اس چندہ کی وصولی کا مطالبہ جاری رکھا جائے تا جلسہ سالانہ کے انعقاد سے پہلے پہلے ہر جماعت کا اس چندہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال)

جماعتہائے ضلع شیخوپورہ کا تبلیغی اجلاس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تبلیغی عہدیداران اجلاس مورخہ ۴-۵-۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں ہو رہا ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے جملہ عہدیداران جماعتہائے ضلع شیخوپورہ کی حاضری ضروری ہے۔ احباب نماز جمعہ مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں ادا کریں۔ تا معاً بعد نماز اجلاس کی کارروائی شروع کی جا سکے۔ طعام اور رہائش کا انتظام مسجد احمدیہ میں ہوگا۔ احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لا دیں۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار چوہدری فضل کریم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں مورخہ ۱۴ ستمبر ۶۳ء ساڑھے گیارہ بجے دوپہر بعمر ۷۳ سال اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ سلسلہ کے ایک مخلص خادم اور صاحب رؤیا و کشوف تھے آپ کی ساری زندگی سلسلہ کی خدمت و تبلیغ کے لئے وقف رہی۔ آپ نے اپنے بعد چار لڑکے تین لڑکیاں اور بیبیوں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے عموماً اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور صحابہ کرام سے خصوصاً بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر عبد الحق مجتبیٰ وزیر آباد)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• سان ڈومینگو ۲۶ ستمبر جمہوریہ ڈومینکن میں فوج نے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے صدر اور کابینہ کے تمام ارکان گرفتار کر لئے گئے ہیں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دستور ختم کر دیا گیا ہے اور مجلس مقننہ توڑ دی گئی ہے۔

• میکسیکو سٹی ۔ ۲۶ ستمبر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان نے کل رات صدر میکسیکو سے ملاقات کی اس موقعہ پر وزیر خارجہ میکسیکو بھی موجود تھے بعد میں مسٹر بھٹو نے اخبار نویسوں کو بتایا پاکستان کو میکسیکو کے اس خیال سے پوری طرح اتفاق ہے کہ ایٹمی تجربے بالکل بند ہو جانے چاہئیں اور اسلحہ کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے اطلاع ملی ہے کہ مسٹر بھٹو جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے اسی ہفتہ نیویارک واپس پہنچ جائیں گے۔

• ماسکو ۲۶ ستمبر ۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق روسی پارلیمان سپریم سوویٹ نے آج ایٹمی تجربات پر بندش کے معاہدے کی توثیق کر دی ۔ یہ معاہدہ گزشتہ ماہ ماسکو میں ہوا تھا ۔ اور اس پر روس کے علاوہ برطانیہ اور امریکہ نے بھی دستخط کئے تھے۔

• نئی دہلی ۲۶ ستمبر ۔ مسٹر چیسٹر باؤلز سفیر امریکہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بھارت کو امریکہ اکیس کروڑ روپیہ بطور قرض دینے پر آمادہ ہو گیا ہے ۔ تاکہ وہ دیزیگاپٹم میں کھاد فیکٹری قائم کر سکے۔

• سائیگان ۲۶ ستمبر ۔ مکنامارا وزیر دفاع امریکہ اور جنرل ٹیلر جائنٹ چیف آف سٹاف سائیگون پہنچ گئے ہیں تاکہ جنوبی ویٹ نام کی فوجی صورت حال کا جائزہ لے سکیں کل جب ان کا طیارہ سائیگون کے قریب پہنچا تھا تو کمیونسٹ گوریلا سپاہیوں نے فائرنگ کی تھی جس کی وجہ سے ان کے طیارے کا ایک انجن ناکارہ ہو گیا تھا لیکن طیارہ اترنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

• حیدر آباد ۲۶ ستمبر ۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر غلام نبی میمن نے کل یہاں بتایا کہ اخبارات اور مطبوعات کے آرڈیننس میں ترمیم کا مسئلہ صدر ایوب اور گورنر ملک امیر محمد خان کے زیر غور ہے۔

مسٹر غلام نبی میمن نے اپنی قیام گاہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ اس ترمیم کا انحصار اس بات پر ہے کہ اڈیٹر اور کارکن صحافی اپنا کیس کس طرح پیش کرتے ہیں، آپ نے کہا دریں اثنا اس امر کے انتظامات کئے جا رہے ہیں کہ رپورٹروں کو اسمبلی کی تصدیق شدہ نقول مہیا کی جائیں تاکہ ان کی اشاعت میں تاخیر نہ ہو۔

• رنگون ۲۶ ستمبر برما کے اخبار "لوود" نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ روس چین کے خلاف بھارت کو جو فوجی امداد دے کر ایک طرف چین سے تعلقات بگاڑ رہا ہے دوسری طرف بھارت جیسے سامراجی ملک کو مستحکم کر کے اس کے ہمسایوں کے لئے مصیبت بپا کر رہا ہے۔

• پیرو ۲۶ ستمبر ۔ ایک اطلاع کے مطابق پیرو میں گزشتہ روز زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے یہ جھٹکے ایک منٹ تک رہے اور ان سے دار الحکومت لیما اور دیگر متعدد شہروں میں عمارتوں کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں زلزلہ کے جھٹکے اتنے شدید تھے کہ لوگ گھبرا کر مکانوں سے نکل کر گلیوں میں آ گئے لیما کی سب سے بڑی دفتری عمارت زمین بوس ہو گئی اور ملازمین دہشت زدہ ہو کر گلیوں میں بھاگنے لگے۔

• کینبرا ۔ ۲۵ ستمبر ۔ آسٹریلیا وفاق ملائیشیا کو اس کی سیاسی آزادی کی بحالی اور ملکی استحکام کے لئے فوجی امداد دے گا آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر رابرٹ منیزیز نے اس بات کا اعلان گزشتہ روز ایوان نمائندگان میں کیا اس مسئلے پر انڈونیشیا اور برطانیہ میں جو اختلافات ہوئے ہیں انھوں نے ان پر بھی روشنی ڈالی انھوں نے کہا کہ آسٹریلیا نے برطانیہ اور ملائیشیا کو یہ یقین دلایا ہے کہ اس سے جہاں تک بن پڑے گا ملائیشیا کے دفاع کے ہر ممکن تعاون کرے گا اور اگر اس پر باہر سے کسی نے حملہ کیا تو آسٹریلیا اس کا مقابلہ کرے گا۔

• سنگاپور ۔ ۲۶ ۔ حکومت سنگاپور کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق انڈونیشیا نے ملائیشیا سے ٹیلی گراف اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع کر لیا ہے مواصلات کے سلسلے کا یہ انقطاع ملائیشیا سے متعلق اس حکومت کی نئی پالیسی کے مطابق عمل میں آیا ہے اگرچہ انڈونیشیا نے کسی نوٹس کے بغیر ہی کل صبح سے پیغامات بھیجنے بند کر دیئے تھے لیکن بعد میں انڈونیشیا کے پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے باضابطہ طور پر اس کی اطلاع بھی مل گئی کہ تار اور ٹیلیفون بھیجنا بند کر دیا گیا ہے۔

• لاہور ۲۶ ستمبر ۔ معتبر ذرائع کے مطابق صرف صوبائی دار الحکومت سے روزانہ پانچ سو افراد انگلستان میں ملازمت حاصل کرنے کے واؤچر حاصل کرنے کی غرض سے درخواستیں دے رہے ہیں پاکستان بھر میں ایسے افراد کی تعداد روزانہ پندرہ سو بیان کی جاتی ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق دولت مشترکہ کے مختلف ممالک سے روزانہ پانچ ہزار درخواستیں برطانوی وزارت محنت میں پہنچ رہی ہیں پاکستان سے ملازمت کے واؤچر حاصل کرنے کی درخواستیں دینے والوں میں ڈاکٹر ۔ انجینئر ریڈیو مکینک اور موٹر مکینک وغیرہ بھی شامل ہیں۔

• نئی دہلی ۲۶ ستمبر ۔ بھارت میں پہلی بار راڈار آلات کی تیاری شروع ہوئی ہے آئندہ چند دنوں میں یہ آلات وزارت دفاع کو بھیج دیئے جائیں گے بھارت نے اسلحہ کی تیاری کی رفتار بھی تیز کر دی ہے۔

یہ راڈار آلات طیارہ شکن توپوں کے ساتھ استعمال کئے جائیں گے یہ آلات سرکاری کارخانہ بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ نے تیار کئے ہیں ۔ کارخانہ مستقبل میں اور پیچیدہ آلات جنگ تیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یہ کارخانہ پہاڑی جنگوں میں استعمال کے لئے وائرلیس مواصلات کے سیٹ بھی تیار کرے گا ۔ بھارت میں رائفلوں کی تیاری کی رفتار بھی بڑھا دی گئی ہے اس وقت روزانہ ڈھائی سو رائفلیں تیار کی جا رہی ہیں کلکتہ کے قریب واقعہ رائفل فیکٹری میں نیم خودکار رائفلیں بڑی تعداد میں تیار کی جا رہی ہیں۔

• راولپنڈی ۲۶ ستمبر ۔ صدر محمد ایوب خان یکم اکتوبر کو مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق شام کے ساڑھے آٹھ بجے قوم کے نام ایک تقریر نشر کریں گے بعد میں آپ کی تقریر کا اردو اور بنگالی ترجمہ بھی نشر کیا جائے گا۔

• لندن ۲۶ ستمبر لندن میں کینیا کی آزادی کی کانفرنس شروع ہو گئی ہے یہ کانفرنس آئین کے موٹے موٹے اصول طے کرے گی کینیا بارہ دسمبر کو آزاد ہونے والا ہے۔

• کراچی ۲۶ ستمبر ۔ آئندہ تعلیمی سال سے کراچی کے پانچ سو طلباء کے لئے انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کا ایک اور کالج قائم کیا جائے گا نئے کالج کا نام داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی ہو گا صدر ایوب نے گزشتہ سال اس کالج کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

• نیویارک ۲۶ ستمبر ۔ اقوام متحدہ کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۶۱ء میں دنیا کی آبادی ۳ ارب ۶ کروڑ ۹۰ لاکھ سے تجاوز کر گئی یہ آبادی ۱۹۶۰ء کے مقابلہ میں ۶ کروڑ ۱۰ لاکھ زیادہ تھی۔

• قاہرہ ۲۶ ستمبر ۔ بلغراد میں پارلیمانی کانفرنس میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کے قائد جناب فضل چیمہ نے گزشتہ رات یہاں کہا کہ پاکستان اسرائیل کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گا کیونکہ وہ اس کے قیام کو عربوں کے سینے میں پیوست خنجر تصور کرتا ہے

• نئی دہلی ۲۶ ستمبر ۔ روس نے بھارت کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا تو وہ بھارت کی حمایت کرے گا برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نامہ نگار متعینہ دہلی نے خبر دی ہے کہ روس نے بھارت میں اپنے تعاون سے ہونے والے اپنے قدیم کو بحال کرنے کے لئے یہ پیشکش کی ہے مزید براں اس نے بھارت میں چھوٹے ہتھیار بنانے کے لئے ایک کارخانہ قائم کرنے کی پیشکش بھی کی ہے جس پر دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

• جکارتہ ۲۶ ستمبر ۔ خبر ملی ہے کہ بین الاقوامی مالی فنڈ نے انڈونیشیا کو دی جانے والی ۵ کروڑ ڈالر کی امداد معطل کر دی ہے اس سلسلے میں سمجھوتے پر حال ہی میں دستخط ہوئے تھے ۔ امریکہ انڈونیشیا کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کی جو امداد دینے والا تھا وہ بھی روک لی گئی ہے امداد روکنے کی کوئی وجوہات نہیں بتائی گئیں ہیں لیکن سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ انڈونیشیا میں حال ہی میں ملائیشیا کے قیام کے موقع پر جو ہنگامے ہوئے تھے ان کا اس سلسلے میں کافی دخل ہے۔

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا بنام نوشیرواں خان ابن طہیر احمد صاحب آف باڈہ عمر تقریباً نو دس سال رنگ سفید و سرخ سر کے بال بھورے سیاہی مائل ۔ دانت بڑے بڑے ہونٹ قد سے چھوٹے کہ دانت بمشکل چھپ سکیں سفید شلوار پشاوری چپل اور ہلکے نیلے رنگ کی قمیض پہنے ہوئے ہے کل جمعہ پرائمری سکول پڑھنے کے لئے گیا اس کے بعد درمیانی رخصت کے وقت اسکول میں بستہ چھوڑ کر غائب ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو خاکسار کے پاس پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں کرایہ آمد و رفت ادا کر دیا جائے گا ۔ سید شمس الحق شاہد

(معاون مفتی سلسلہ، فیکٹری ایریا ربوہ)

درخواست دعا

ڈاکٹر رشید احمد یوسفی صاحب بی ایس سی ، ایم بی بی ایس پسر چوہدری عنایت الٰہی صاحب گنگشت ۔ ملتان حکومت سعودی عرب کی طرف سے جدہ میں متعین کئے گئے ہیں بزرگان جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کا وہاں قیام ہر لحاظ بابرکت کرے ۔ ڈاکٹر صاحب کے چچا محترم چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے نائب ناظر بیت المال نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا مقامی اجتماع۔ پہلے دو روز کی کارروائی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے پر سوز اجتماعی دعا اور صدقہ

اجتماع کے نام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بصیرت افروز پیغام

نماز تہجد۔ ذکر الٰہی۔ قرآن مجید اور حدیث کے درس۔ سیرۃ صحابہ پر ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۲۵ ستمبر بروز بدھ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مقامی اجتماع کے افتتاحی اجلاس کے بعد (جس کی رپورٹ ۲۷ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے) پہلے روز کا دوسرا اجلاس سوا آٹھ بجے شب محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کی صدارت میں منعقد ہوا

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا وہ پر معارف پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے ان کی درخواست پر از راہ شفقت اجتماع کے نام ارسال فرمایا تھا (آپ کے پیغام کا مکمل متن آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا) بعد ازاں مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے علی الترتیب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ پر تقاریر کیں صاحب صدر کے ارشادات کے بعد یہ اجلاس ساڑھے نو بجے شب کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جو گیارہ بجے شب تک جاری رہا۔

اجتماع کا دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے روز (یعنی ۲۶ ستمبر) کا آغاز علی الصبح پونے چار بجے نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی کی زیر صدارت پہلے مکرم مولوی ظہور حسین صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے بعض ایمان افروز روایات سنائیں

اس کے بعد ناشتہ اور کھانے کے وقفہ کے لئے ساڑھے پانچ بجے صبح سے لے کر ایک بجے تک علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے علمی مقابلہ جات میں مضمون نویسی۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید۔ مطالعہ کتب سلسلہ اور تقریروں کے مقابلے شامل تھے ورزشی کھیلوں میں مشاہدہ و معائنہ، رسہ کشی چھلانگیں لگانے کلائی پکڑنے گولہ پھینکنے کے مقابلوں کے علاوہ والی بال نٹ بال اور رنگ وغیرہ کے میچ ہوئے جس کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اور آخری اجلاس منعقد ہوا جو ۱½ بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔

ازاں بعد ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد ساڑھے تین بجے سہ پہر سے مغرب تک ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ادا فرمائے اس میں تربیت اولاد کے موضوع پر مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے ٹھوس اور مدلل تقاریر فرمائیں نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (جو آجکل اجتماع میں شرکت کی غرض سے بہاولپور تشریف لے گئے ہوئے ہیں) کی ٹیپ ریکارڈ کی ہوئی تقریر سنائی گئی نیز تربیت کے موضوع پر صاحب صدر محترم سید داؤد احمد صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آخر میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شاد معتمد مجلس مقامی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ کی تحریک کی خدام نے اسی وقت ایک کثیر رقم پیش کر دی چنانچہ فوری طور پر تین بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

اس اجلاس کے اختتام پر مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے حدیث کا درس دیا۔

دوسرے روز کا آخری اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں منعقد ہوا اس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ پر اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

دس بجے کے قریب دینی سوالات کی مجلس شروع ہوئی اس میں مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے خدام کے پیش کردہ سوالات کے جواب دیئے

آخر میں مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک کی چنانچہ محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب ابن حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پر سوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ خدام اور حاضر الوقت انصار شریک ہوئے اجتماعی دعا کے بعد پونے گیارہ بجے شب کے قریب اجتماع کے دوسرے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

درخواستہائے دعا

۱۔ محترم مبارک احمد چوہدری۔ فائنل ایئر ایم۔ بی بی ایس لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کالج کے احمدی طلباء کو دینی اور دنیوی ترقیات عطا کرے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

۲۔ سید مسعود احمد صاحب ایبر فورس چکلالہ کے والد محترم سید محمد یوسف شاد صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے آمین

۳۔ سید مسعود احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ بعض عارضہ میں مبتلا ہیں دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور کر دے آمین۔

نوٹ:۔ محترم سید مسعود احمد صاحب نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔

مکرم محترم حکیم محمد عمر صاحب کل رات سے سخت بیمار ہیں۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ کریم انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (محمود احمد انجم ربوہ)

ضروری اعلان

جو احباب الفضل کے خریدار نہیں ہیں اور الفضل کا خاص نمبر بسلسلہ یاد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لینا چاہتے ہوں۔ اپنے شہر کے ایجنٹ الفضل کو مطلع کر دیں تاکہ پرچہ آسانی سے ان کو مل سکے۔ اور جس شہر میں ایجنٹ نہیں ہیں وہاں کے دوست ۵ پیسے فی پرچہ اور ۵۰ پیسے رجسٹری خرچ کے بھجوا دیں تاکہ انہیں یہاں سے پرچہ بھجوا دیا جائے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ لاہور مورخہ ۲۹، ۳۰ ستمبر کو اپنا سالانہ اجتماع بمقام مسجد دارالذکر منعقد کر رہی ہے۔

۲۹ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے دو بجے تک ناصرات الاحمدیہ کے مقابلہ جات ہوں گے اور آخر میں انعامات تقسیم کئے جائیں گے

۳۰ ستمبر کو ۲ بجے بعد دوپہر سے ۶ بجے شام تک لجنہ کا اجتماع ہوگا۔ مقررہ پروگرام کے علاوہ تلاوت اور بیت بازی کا بھی مقابلہ ہوگا۔ نیز تین تین منٹ کی فی البدیہہ تقاریر بھی ہوں گی۔

تمام حلقہ جات لاہور کی ممبرات سے گذارش ہے کہ اوقات مقررہ پر تشریف لائیں

جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ — لاہور

حقیقت صلیب

(بقیہ صفحہ ۵)

انتہائی تذبذب اور شک و شبہ کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی دو انجیل نویس بھی مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے صلیب پر رہنے اور پھر زیر زمین رہنے کے تفصیلی بیان میں آپس میں متفق نہیں ہیں اور اسی اضطراب اور شک کی وجہ سے انجیل نویسوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے اگلے موعودہ نشان یعنی یونس نبی کی طرح زندہ زمین میں جا کر تین دن اور تین رات رہنے اور پھر زندہ ہی باہر آنے کو مشکوک کر دیا ہے۔

مندرجہ بالا مختصر اشارات سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآنی بیان

وما قتلوہ وما صلبوہ

ایک ناقابل تردید صداقت اور اٹل حقیقت ہے جس کی خود انجیل موید و معاون ہے۔ اس حقیقت سے اگر مسیحی ایمان پر کاری ضرب الفول پادری صاحب لگتی ہے تو اسے برداشت کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ حقائق خواہ کتنے ہی تلخ ہوں ان کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے اور سعادتمندی و برکت ان کے ماننے میں ہی ہوتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷